تحریر ہے؟" "علامہ اقبال اور سید مودودی" اور "سید مودودی اور خیری برادران" نسبتاً عمدہ مضامین ہیں۔ ہر مضمون کے ساتھ زمانہ تحریر دینا مناسب تھا۔ اس کتاب کے معیار و مزاج سے تبصرہ ۴ اور ۶ مطابقت نہیں رکھتے۔ ص ۱۲ کی سطر ۲۵ میں لکھا ہے کہ سید مودودی نے ترجمان القرآن کی ادارت ۱۹۳۲ میں سنبھالی اور ص ۶۱ پر لکھا ہے کہ اپریل' مئی ۱۹۳۳ میں ادارت سنبھالی۔ ۱۹۳۳ ہی درست ہے۔

ڈاکٹر سفیر اختر' چیزوں کو نفاست سے پیش کرنے کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ قدیم رسائل و جرائد پر ان کی نظر گہری ہے' اور چھپے ہوئے جواہر کا دوربینی سے کھوج لگا کر انھیں مہارت سے استعمال میں لانے کی' ان کی خداداد صلاحیت بھی قابل داد ہے۔ تاہم' ہماری ناقص رائے میں' زیر تبصرہ کتاب ان کی مذکورہ صلاحیتوں کا ایک چھوٹا سا ثبوت ہے۔ ہم ان سے کہیں زیادہ بڑے اور مربوط کام کی توقع رکھتے ہیں۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے رشحات قلم اور ملفوظات پر مشتمل انسائی کلوپیڈیائی ترکہ اگرچہ دین اسلام کے فدائیوں کی فکری اور عملی ضروریات کی کفایت کرتا ہے۔ تاہم سید مودودیؒ کے فکری منہاج' باقیات اور نشانات راہ پر ابھی بہت زیادہ کام کی ضرورت ہے' جس کے نتیجے میں روشنی کے بہت سے نئے دریچے کھلیں گے۔ ان کی بکھری تحریروں کو سلیقے سے مدون کرنا بھی بڑا اہم کام ہے لیکن اس سے زیادہ بڑا کام ان سوالات کے جواب مہیا کرنا ہے جو وہ مقدمات کی صورت میں چھوڑ گئے ہیں۔ مثلاً اسلامی فلسفہ تاریخ کی روشنی میں' برعظیم پاک و ہند میں مسلمان حکمرانوں کی تاریخ کا جائزہ اور اس کی تدوین ـــــ مولانا محترم' حکمرانوں کی تاریخ کو ان کی پیدائش یا تخت نشینی کی جنگوں کے تناظر میں دیکھنے کے بجائے اس امر کے قائل تھے اور توجہ دلاتے تھے کہ ان مسلمان حکمرانوں کے عہد حکومت کو خیثہ اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا' پرکھا اور پیش کیا جائے۔ محترم ڈاکٹر سفیر اختر بنیادی طور پر تاریخ کے استاد ہیں اور فلسفہ تاریخ کے رمزشناس بھی' اس لیے ان سے یہ توقع رکھنا فطری امر ہے کہ وہ اس نہج پر بھی اپنے مطالعہ و تحقیق سے قارئین کو مستفید کریں گے۔

زیر نظر کتاب "مودودیات" کے ضمن میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ (سلیم منصور خالد)

تاریخ جھجر' مرزا بشارت علی۔ ناشر: علی منزل' ۵/۳۶ لیاقت آباد' کراچی۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

شروع میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندستان کا راج سنبھالا تو انھاسی نواب' مہاراجے اور والی چھوٹی چھوٹی ریاستوں' جاگیروں اور راجواڑوں کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے تھے۔ رہتک کرنال اور حصار کے مردم خیز خطے پر مشتمل ریاست جھجر بھی انھی میں سے ایک تھی۔ اس ریاست نے ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں دہلی کے مغل حکمرانوں کی ہر طرح سے مدد کی اور اپنی فوجیں بھی بھیجیں۔ جھجر کے سپہ سالار جنرل عبدالصمد خان نے' جنگ آزادی میں بہادر شاہ ظفر کے حکم سے افواج دہلی کی کمان کی' جنھوں نے انگریزوں کو دہلی کے